رجسٹرڈ ایل ۷۷

رجسٹرڈ ایل ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

ج ۳ | قادیان دار الامن والامان ۷ جولائی ۱۸۹۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ | نمبر ۲۴

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجانب پنڈت دیانند سرستی

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

واضح ہو کہ ان دنونمین اس عاجز نے حق کی تائید کے لئے اور دین اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کی غرض سے ایک نہایت بڑی کتاب تالیف کی ہے جسکا نام براہین احمدیہ ہے چنانچہ اسمین سے تین حصے چھپ کر شتہر ہو چکے ہین اور حصہ چہارم عنقریب چھپنے والا ہے حصہ سوم ہین اثبات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ سچا دین جسکے قبول کرنے پر نجات موقوف ہی دین اسلام ہے کیونکہ سچائی کے معلوم کرنیکے لئے دو ہی طریق ہین۔ ایک یہ کہ عقلی دلائل سے کسی دین کے عقائد صاف اور پاک ثابت ہون دوسرے یہ کہ جو دین اختیار کرنے کی علت غائی ہے یعنی نجات اس کے علامات اور انوار اس دین کی متابعت سے ظاہر ہو جائین۔ کیونکہ جو کتاب دعوی کرتی ہے کہ مین اندرونی بیماریون اور تاریکیون سے لوگون کو شفا دیتی ہون بجز میرے دوسری کتاب نہین دیتی تو ایسی کتاب کے لئے ضرور ہے کہ اپنا ثبوت دے۔

پس انھین دونون طریقون کی نسبت ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے کہ یہ صرف اسلام مین پائے جاتے ہین۔

اسلام وہ پاک مذہب ہے کہ جسکی بنیاد ایسے عقاید صحیحہ پر ہے کہ جنمین سراسر جلال الٰہی ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن شریف ہر ایک جزو کمال خدا کے لئے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک نقص و زوال سے اسکو پاک ٹھیراتا ہے۔ اسکی نسبت قرآن شریف کی یہ تعلیم ہے کہ وہ بیچون و بیچگون ہے اور ہر ایک شبیہ و مانند سے منزہ ہے اور ہر ایک شکل اور مثال سے مبرا ہے۔ وہ مبدا ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مرجع ہے تمام امور کا اور خالق ہے تمام کائنات کا اور پاک ہے ہر ایک کمزوری اور ناقدرتی اور نقصان سے اور واحد ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور الوہیت مین اور معبودیت مین نہین مشابہ اس سے کوئی چیز اور نہین جائز ہے کسی چیز سے اسکا اتحاد اور حلول۔ مگر افسوس کہ آپکا اعتقاد سراسر اس کے برخلاف ہے۔ اور ایسی روشنی چھوڑ کر تاریکی ظلمت مین خوش ہو رہے ہین۔

اب چونکہ مینے اس روشنی کو آپ جیسے لوگون کی سمجھ کے موافق نہایت صاف اور سلیس اردو مین کھولکر دکھلایا ہے اور اثبات کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ لوگ سخت ظلمت مین پڑے ہوئے ہین یہانتک کہ جسکے سہارے پر تمام دنیا جیتی ہے اسکی نسبت آپکا یہ خیال ہے کہ وہ تمام فیضون کا مبدا نہین اور تمام ارواح یعنی جیو اور ان کی روحانی قوتین اور استعدادین اور ایسا ہی تمام اجسام صغار یعنی پرکرتی خود بخود انادی طور پر قدیم سے چلے آتے ہین۔ اور تمام ہنر یعنی گن جو انمین ہین وہ خود بخود ہین اور اس فیصلہ کو صرف عقلی طور پر نہین چھوڑا بلکہ آسمانی نشان بھی ثابت کئے ہین کہ جو خدا کی برگزیدہ قوم مین ہونے چاہئے۔ اور ان نشانون کے گواہ صرف مسلمان لوگ ہی نہین بلکہ کئی آریہ سماج والے بھی گواہ ہین۔ اور بفضل خداوند کریم دن بدن لوگون پر کھلتا جاتا ہے کہ برکت اور روشنی اور صداقت صرف قرآن شریف مین ہے اور دوسری کتابین ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہین۔

لہذا یہ خط آپ کے پاس رجسٹری کرا کر بھیجتا ہون اگر آپ کتاب براہین احمدیہ

کے مطالعہ کے لئے مستعد ہون تو مین وہ کتاب مفت بلا قیمت آپ کو بھیجدون گا آپ اُسکو غور سے پڑھین اگر اس کے دلائل کو لاجواب پاوین تو حق کے قبول کرنے مین توقف نہ کرین کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند مین ابھی اس کتاب کو بھیج سکتا تھا مگر مینے سُنا ہے کہ آپ اپنے خیالات مین محو ہو رہے ہین اور دوسرے شخص کی تحقیقات سے فائدہ اُٹھانا ایک عار سمجھتے ہین ۔ سو مین آپ کو دوستی اور خیر خواہی کی راہ سے لکھتا ہون کہ آپ کے خیالات صحیح نہین ہین ۔ آپ ضرور ہی میری کتاب کو منگا کر دیکھین اُمید ہے کہ اگر حق جوئی کی راہ سے دیکھین گے تو اس کتاب کے پڑھنے سے بہت سے حجاب اور پردے آپ کے دور ہو جائینگے اور اگر آپ اردو عبارت پڑھ نسکین تاہم کسی لکھے پڑھے آدمی کے ذریعہ سے سمجھ سکتے ہین ۔ آپ اپنے جواب سے مجھکو اطلاع دین اور جسطور سے آپ تسلی چاہین خداوند قادر کریم صرف سچی طلب اور انصاف اور حق جوئی درکار ہے جواب سے جلد تر اطلاع بخشین کہ مین منتظر ہون ۔ اور اگر آپ خاموش رہین تو پھر اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ آپ کو صداقت اور روشنی اور راستی سے کچھ غرض نہین ۔

۲۰ ۔ اپریل سنہ ۱۸۸۳ء مطابق ۱۳ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ ۔

سورۃ الفتح اور استغفار کی حقیقت

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا

یعنی جب کہ آنیوالی مدد اور فتح آگئی جس کا وعدہ دیا گیا تھا اور تونے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج دین اسلام مین داخل ہوتے جاتے ہین پس خدا کی حمد اور تسبیح کر یعنی یہ کہہ کہ جو ہوا وہ مجھسے نہین بلکہ اُس کے فضل اور کرم کی تائید سے ہے اور الوداعی استغفار کر کیونکہ وہ رحمت کے ساتھ بہت ہی رجوع کرنیوالا ہے استغفار کی تعلیم جو نبیون کو دی جاتی ہے اُسکو عام لوگون کے گناہ مین داخل کرنا عین حماقت ہے بلکہ دوسرے لفظون مین یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے چونکہ اس سورہ مین فرمایا گیا ہے کہ جس کام کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ پورا ہوگیا یعنی یہ کہ ہزارہا لوگون نے دین اسلام قبول کرلیا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیطرف بھی اشارہ ہے چنانچہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برس کے اندر فوت ہوگئے پس ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نزول سے جیساکہ خوش ہوئے تھے غمگین بھی ہون کیونکہ باغ تو لگا یا گیا مگر ہمیشہ کی آبپاشی کا کیا انتظام ہوا سو خدا تعالے نے اسی غم کے دور کرنے کے لئے استغفار کا حکم دیا کیونکہ لغت مین ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہین جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے اسیوجہ سے مغفر جو خود کے معنے رکھتا ہے اسی مین سے نکالا گیا ہے اور مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس بلا کا خوف ہے یا جس گنہ کا اندیشہ ہے خدا تعالی اُس بلا یا اُس گناہ کو ظاہر ہونے سے روکدے اور ڈھانکے رکھے سو اس استغفار کے ضمن مین یہ وعدہ دیا گیا کہ اس دین کے لئے غم مت کھا خدا تعالی اس کو ضائع نہین کریگا اور ہمیشہ رحمت کے ساتھ اس کیطرف رجوع کرتا رہیگا اور اُن بلاؤن کو روکدیگا جو کسی ضعف کیوقت عاید حال ہو سکتی ہین ۔

اکثر **نادان عیسائی** مغفرت کی سچی حقیقت نا دریافت کرنے کیوجہ سے یہ خیال کر لیتے ہین کہ جو شخص مغفرت مانگے وہ فاسق اور گنہگار ہوتا ہے مگر مغفرت کے لفظ پر خوب غور کرنے کے بعد صاف طور پر سمجھ مین آجاتا ہے کہ فاسق اور بدکار وہی ہے جو خدا تعالے سے مغفرت نہین مانگتا کیونکہ جبکہ ہر ایک سچی پاکیزگی اُسی کیطرف سے ملتی ہے اور وہی نفسانی جذبات کے طوفانون کر محفوظ اور معصوم رکھتا ہے تو پھر خدا تعالے کے راستباز بندون کا ہر یک طرفۃ العین مین یہی کام ہونا چاہیئے کہ وہ اس حافظ اور عاصم حقیقی سے مغفرت مانگا کرین اگر ہم جسمانی عالم مین مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کرین تو ہمین اس سے بڑھکر اور کوئی مثال نہین مل سکتی ۔ کہ مغفرت اس مضبوط اور ناقابل بند کیطرح ہے جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے پس چونکہ تمام زور تمام طاقتین خدا تعالے کی مسلم ہین اور انسان جیساکہ جسم کی رو سے کمزور ہے روح کی رو سے بھی ناتوان ہے اور اپنے شجرۂ پیدایش کے لئے ہر یک وقت اُس لازوال ہستی سے آبپاشی چاہتا ہے جس کے فیض کے بغیر یہ جی ہی نہین سکتا اسلئے استغفار مذکورہ معانی کے رو سے اس کے لازم حال پڑا ہے اور جیساکہ چارون طرف درخت اپنی ٹہنیان چھوڑتا ہے گویا اردگرد کے چشمہ کیطرف اپنے ہاتھون کو پھیلاتا ہے کہ اسے چشمہ میری مدد کر اور میری سرسبزی مین کمی نہ ہونے دے اور میرے پھلونکا وقت ضائع ہونے سے بچا یہی حال راستبازونکا ہے ۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اُس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جسکو قرآن کریم دوسرے لفظون مین استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے قرآن کو سوچو اور غور سے پڑھو استغفار کی اعلی حقیقت پاؤ گے اور ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ مغفرت لغت کی رو سے

حاشیہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین نہایت درجہ کا یہ جوش تھا کہ مین اپنی زندگی مین اسلام کا زمین پر پھیلنا دیکھلون اور یہ بات بہت ہی ناگوار تھی کہ حق کو زمین پر قائم کرنے سے پہلے سفر آخرت پیش آوے سو خدا تعالی اس آیت مین آنحضرت کو خوشخبری دیتا ہے کہ مینے تیری مراد پوری کردی اور کم و بیش اس مراد کا ہر ایک نبی کو خیال تھا مگر چونکہ اس درجہ کا جوش نہین تھا اس لئے نہ مسیح کو اور نہ موسی کو یہ خوشخبری ملی بلکہ اسی کو ملی جس کے حق مین قرآن مین فرمایا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین یعنی کیا تو اس سے ہلاک ہو جائیگا ۔ کہ یہ لوگ ایمان کیون نہین لاتے ۔ منہ

ایسے ڈھانکنے کو کہتے ہیں جس سے کسی آفت سے بچنا مقصود ہے مثلاً پانی درختوں کے حق میں ایک مغفرت کرنے والا عنصر یعنی اُن کے عیبوں کو ڈھانکتا ہے - یہ بات سوچ لو کہ اگر کسی باغ کو برس دو برس بالکل پانی نہ ملے تو اس کی کیا شکل نکل آئیگی - کیا یہ سچ نہیں کہ اسکی خوبصورتی بالکل دور ہوجائیگی اور سرسبزی اور خوشنمائی کا نام ونشان نہیں رہے گا اور وہ وقت پر کبھی پھل نہیں لائیگا اور اندر ہی اندر جل جائیگا - اور پھول نہیں آئیں گے بلکہ اُس کے سرسبز اور نرم لہلہاتے ہوئے پتے چند روز میں ہی خشک ہو کر گر جائیں گے اور خشکی غالب ہو کر مجذوم کیطرح آہستہ آہستہ اُس کے تمام اعضا گرنے شروع ہوجائیں گے یہ تمام بلائیں کیوں اُس پر نازل ہوں گی؟ اسوجہ سے کہ وہ پانی جو اس کی زندگی کا مدار تھا اُس نے اُس کو سیراب نہیں کیا - اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلشانہ فرماتا ہے

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

یعنی پاک کلمہ پاک درخت کی مانند ہے پس جیساکہ کوئی عمدہ اور شریف درخت بغیر پانی کے نشو ونما نہیں کر سکتا اسیطرح راستباز انسان کے کلمات طیبہ جو اُس کے مُنہ سے نکلتے ہیں اپنی پوری سرسبزی دکھلا نہیں سکتے اور نہ نشو ونما کر سکتے ہیں جب تک وہ پاک چشمہ اُن کی جڑوں کو استغفار کے نالے میں بہ کر تر نہ کرے سو انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے جس کی نالی میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑوں تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے - جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالےٰ کیطرف سے ہرگز نہیں اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے مُنہ پھیرا ہے وہ ہرگز خدا تعالےٰ کیطرف سے نہیں اور ایسا آدمی خدا تعالےٰ سے نہیں بلکہ شیطان سے نکلا ہے کیونکہ شیط مرنیکو کہتے ہیں پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمہ کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا - اور استغفار کی نالی کو اس چشمہ سے لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنیوالا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے ہر ایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کیطرح ہلاک ہوگا - کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے مُنہ پھیرا اور اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا - ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولےٰ ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اس لئے خدا نے اُس کو اُس کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا ۔

خطبہ

(موعظت)

جو حضرت مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے ۱۴؍ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء کو پڑھا - اور جسکو ہمنے برعایت اختصار اپنے طور پر لکھا - کیونکہ حضرت مولنا موصوف نے اول تو یہ خطبہ پنجابی میں پڑھا تھا دوسرے آپ بوجہ عدیم الفرصتی ہمارے صاف کردہ مسودہ پر نظر ثانی نہیں فرما سکے اس لئے ممکن ہے کہ ہمارے مشتاق ناظرین پورا حظ نہ اُٹھا سکیں لیکن باینہمہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مولویصاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ بھی دلچسپی اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

ہیچمیرز ایڈیٹر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

مومنو مان لیا کرو اللہ اور اُس کے رسول کی باتیں جسوقت وہ تمکو بلاوے اُن باتوں کیطرف جو زندگی بخشتی ہیں ہاں جو مردوں کو زندہ کرنے والی ہیں - اُن باتوں کے ماننے میں ٹال مٹول نہ کرو - یہ خوب یاد رکھو کہ اگر ٹال مٹول کروگے تو اللہ تعالےٰ قبولیت اور مان لینے کی طاقت کو جو انسان میں ودیعت رکھی ہوئی ہے چھین لیگا - یا یوں کہو کہ اتصال قلب اور انسان کے درمیان ایک رکاوٹ ہو جاتی ہے اور آخر اُسی کیطرف تمکو اکٹھا ہونا ہے

ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی باتیں ماننے کے لئے طیار اور ہمہ تن مستعد ہوتا ہے دل میں ایک رقت اور قبولیت کیلئے ایک خاص جذبہ ہوتا ہے لیکن جب وہ ٹال مٹول کرتا ہے اور اُن زندگی بخش باتوں کی قبولیت اور علی رؤس الاشہاد اظہار کے لئے صبح وشام کا انتظار کرتا ہے تو پھر عشق الٰہی کی آگ جو اندر ہی اندر کسی مخفی تحریک پر بھڑک اُٹھتی تھی بجھنے لگتی ہے یہانتک کہ بالکل سرد ہو جاتی ہے - یہ بہت ہی خطرناک حالت اور وقت ہے جو بدبخت انسان پر آجاتا ہے اور اُسے معاً سعادت اور رشد کی مستحکم چٹان سے شقاوت اور بدبختی کے تاریک غار میں گرا دیتا ہے -

میں اپنے تجربہ کی بناپر کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ اس قسم کے دنیا میں موجود ہیں اور میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ اگر اُن کو دنیا کا کوئی کام پیش آجاوے اُس کے مفاد تو منافع یقینی بھی نہ ہوں اور [illegible] نہیں ہوتے لیکن پھر بھی وہ مجسم عجلت ہو کر اسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ گویا وہ کوہ ندا کی آواز ہے جو انہیں کھینچے لئے گئی - لیکن اگر دین کا کوئی کام آجاوے تو نہایت ہی سستی اور غفلت سے کام لیتے ہیں

اسوقت میرے سامنے دو زندہ مثالیں موجود ہیں ایک میرے دوست نومسلم ہیں خدا تعالےٰ انکو اسلام پر قائم رکھے اور جس صدق اور وفاداری سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر قدم مارا ہے اکثروں کو نصیب ہو - وہ کون ہیں؟

شیخ عبد الرحیم صاحب اور دوسرے ایک اور بھائی ہین ان دونو کو مینے کفر کے بھیس مین دیکھا ہے دونو کے دل مین اسلام کا خیال پیدا ہوا اور ایک جوش سے دونو کے دلومین تحریک کی اُس حالت اور صورت مین اندازہ نہو سکتا تھا کہ کسکا جوش زیادہ اور سمنے خیز ہے - مگر تجربہ نے دکھایا - اول الذکر نے معًا اپنی تمام رکاوٹون اور بندشون کو توڑ کر مردانہ وار اسلام کیطرف قدم اُٹھایا اور جو نور اُس کے سینہ مین چمکتا تھا اپنے عمل اور علی رؤس الاشہاد اظہار سے بتلا دیا کہ دنیا کی کوئی روک اُسکو اُس سے مستفید ہونے سے نہین روک سکتی - اب اگر اُسکو قسم دیکر کوئی پوچھے تو وہ لذت اور سرور جو اسلام مین آنے سے اُسکو حاصل ہوئی ہے بتلا سکتا ہے -

دوسرے نے بھی ہمارے سامنے اسلام کی صداقت کا اعتراف کیا اور اسکی خوبیون کا اظہار - اور ہم اس دوسرے کی زبانی عشق کے تو دلدادہ تھے اور گمان تھا کہ یہی پہلے دولت اسلام سے مالا مال ہون گے مگر انھون نے بدبختی سے جب کہا یہی کہا کہ ابھی فلان کام کا سرانجام باقی ہے فلان امر کا تصفیہ ہوئے تو پھر اظہار کر دن گا مین بس تیار ہی تو ہون - اور یون افسوس ایک عرصہ گذر گیا اُسکی حالت کو دیکھکر رحم آتا ہے کہ وہ عہد بر عہد کرکے پیچھے ہٹتا ہے خدا جانے اُس کا انجام کیسا ہے - ؟

اس مثال سے میری غرض یہ ہے کہ انسان کا دل ایک وقت گداز اور روح مین جوش ہوتا ہے اور وہ سچی بات کے قبول کرنے کے لیئے بالکل تیار ہوتا ہے مگر جب دوسرے وقتون پر اُسے ٹالتا ہے تو پھر وہ توفیق کسی وقت چھن جاتی ہے اور اسے ایسا ہی بدبخت چھوڑ جاتی ہے

رقت اور گدازش دل کے وقت انسان کو کیا معلوم تھا کہ آسمان پر کیا فضل اور فیض تھا کہ یہ حالت تھی لیکن دوسرے وقت مین پھر پاک اور پسندیدہ بات بھی روکھی اور خشک معلوم ہوتی ہے - پس سوچو ! اور غور کرو !! کہ جس شخصکو رضاء الٰہی اور راہ حق کیطرف بلایا جاوے وہ دیر نہ کرے ورنہ غیور خدا اُس سے توفیق چھین کر دوسریکو عطا کر دیگا -

اس آیت پر غور کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کی زندگی مُردون کو عطا کرتے ہین اور نہ صرف یہ بلکہ عام طور پر اُس احیا کا پتہ لگتا ہے جو خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل دنیا مین آکر کرتے ہین - نادان ہین وہ لوگ جو اسکے خلاف کہتے ہین - کتاب مجید کی ایک ایک بات زندگی ہے اور جسقدر تا اہل انسان عمل مین کوتاہی کرتا ہے اُسی قدر موت اسپر وارد ہو جاتی ہے اسکا مشاہدہ ہم نظام جسمانی مین کر سکتے ہین ایک انسان اگر اپنے ہاتھ کو ہلائے نہین لیکن دوسرے اعضا کو خوب حرکت دے خواہ کیسی ہی ریاضت اور ورزش کیون نہ کرے قدرت کا اٹل قانون اُس کے ہاتھ کو بحس و حرکت کرکے چھوڑ یگا ایسا ہی کوئی عضو ہو اگر اُسے بیکار چھوڑ دیا جاوے تو وہ مردہ ہو جاویگا - یہی نظام روحانی ہے جسقدر انسان اعمال صالحہ اور بجا آوری احکام الٰہی مین سُستی اور غفلت کریگا اُسی قدر حصہ اُس کا مردہ ہوتا جاویگا - یہانتک کہ روح مردہ ہو جاوی گی -

خدا کی کتاب آب حیات اور ابدی زندگی کا چشمہ ہے جو چاہتا ہے کہ ابدی زندگی اور دائمی راحت حاصل کرے ہان جسکو آرزو ہے کہ وہ اپنے شجر ایمان کو سرسبز اور شاداب رکھے وہ کتاب اللہ کیطرف آئے کہ زندگی کی روح اُسمین ہے - اور وہ سرور عالم ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھکے کہ حیات لازوال کا چشمہ وہ ہے یہی ایک کتاب ہے جو انسان کے ایمان کو سرسبز رکھہ سکتی ہے اور اسکو مثمر بہ ثمرات کر سکتی ہے -

مین اسوقت بڑے افسوس سے دیکھتا ہون کہ بعض آدمی گو نماز و نمین بھی آتے ہین مگر جو بات ایمان کے لئے حصن اور محافظ ہے ہان جس سے ایک تازہ معرفت اور نئی روشنی ملتی ہے جو سلوک کی راہو نمین ایک ہری کین (لالٹین) کا کام دیتی ہے اُن کے لئے ان کے دلون مین تڑپ اُنکی روحو نمین اضطراب نہین پاتا وہ چیز کیا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی عزت !

مینے دیکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی کسیکی پگڑی کرتا یا کسی معمولی چیز کو برا کہدے تو لڑنے مرنے کو طیار ہو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے دین اور اُس کے برگزیدہ اور مطہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور کتاب اللہ کی ہتک سُنکر اُسکا دل نہین پسیجتا اور اُسے غضہ نہین آتا - میرا یہ منشا نہین کہ دست و گریبان ہو جاؤ - نہین نہین عزت اور چیز ہے یہ تو وحشیانہ طریق ہے کہ دست و گریبان ہو اسلام نے اسکو پسند نہین کیا -

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ

پر عمل کرو ایسے طریق پر کاربند ہو جاؤ کہ امن اور صلحکاری پھیلے - ایسے لوگون سے میل ملاپ چھوڑ دو راہ و رسم قطع کرو - اگر یہ نہین ہے تو یاد رکھو ایسی نماز کچھہ سودمند نہین - اور اس مین حیات کی روح نہین ہے -

میری سمجھہ مین یہ بات نہین آتی ہے کہ کوئی آدمی اپنے دشمن کے ساتھہ کیونکر ملسکتا ہے اور کیونکر اُسکی صحبت اور مجلس مین اُسے راحت مل سکتی ہے - خدا کے دشمنون اللہ اور رسول کی باتون پر استہزا کرنے والون کے ساتھ پھر تمھارے تعلقات کیون ہون - وہ تمھاری مجلسو نمین اور تم اُنکی مجلسون مین کیون بیٹھو - ایک قوم ہے نماز مین شامل نہین ہوتی بلکہ شامل ہونے والون پر ٹھٹھا کرتی ہے - خدا کے بندون پر ناجائز بالکل افک اور جھوٹھہ مجسم تہمتین لگاتے ہین پھر اگر تم دین اللہ کی عزت رکھتے ہو تو ان سے کیون پیار کرتے ہو -

صحبت اور ہمنشینی سے دو فائدہ ہین یا دین کا فائدہ یا دنیا کا مگر ایسے لوگون سے ملکر نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا کوئی نفع -

دین کا فائدہ عظیم الشان فائدہ ہے جو صرف اُن لوگون کے پاس بیٹھنے سے حاصل ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی حکومت کے نیچے آتے ہین اور اُس کے دین کے لئے ایک سچی غیرت اور حقیقی جوش اپنے اندر رکھتے ہین - ایسے آدمیون سے جو آج اس زمانہ مین حجۃ اللہ علی الارض ہے اور نصرت دین اور عزت دین کے لئے

اس قدر تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے کہ اُسکا اندازہ بھی ممکن نہیں اُس کا پتہ مین تمھین دیتا ہون - وہ کون ہے؟

وہ حضرت میرزا غلام احمد

ایدہ اللہ بنصرہ

مین خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہون اور یاد رکھو مین پورے شعور اور خدا تعالے کو حاضر ناظر سمجھکر قسم کھاتا ہون - بیوقوفون اور سفلون کی طرح نہین کہ مین جو اس پاک انسان کے پاس بیٹھا ہون وہ ایک چیز ہے جس نے میری روح کو ذوق اور لذت سے معمور کر دیا وہ بات یہی ہے کہ اس پاک وجود مین خدا تعالے کے پاک دین اسکی سچی اور مہیمن کتاب اُس کے کامل و خاتم النبین رسول کے لئے ایک بے نظیر عزت پاتا ہون ہان یہی عشق اور محبت کی چنگاری ہے جسنے میرے سینہ کو منور کر دیا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اس دل مین اُس نے کہا تنک ترقی پائی ہے مجھے بھی بحیثیت ایک مسلمان کے پھر ایک محقق مسلمان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت اور سچا عشق ہے کتاب مجید کے ساتھ ایک دلچسپی اور اس کے لئے میرے دل مین ایک خاص قدر ہے اور نہایت عزت ہے - مگر مینے خوب خوب اندازہ کر کے دیکھ لیا۔ اور اب مین پوری بصیرت کے ساتھ کہتا ہون کہ ایک بھی دل نہین جو ایسا سوز اور عشق رکھتا ہو جو میرے آقا میرے ہادی و پیشوا حضرت مرزا غلام احمد کے دل کو ہے - دین کی نصرت اعلاء کلمۃ الاسلام کے لئے وہ کیا کیا بے آرامیان سہتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے مین بیان نہین کر سکتا مگر ایک ان تھک محنت اور کوشش کے ساتھ اس میدان مین۔ اگر کوئی دوڑ رہا ہے تو وہ وہی ہے جسکو خدا نے اپنے ہاتھ سے مسیح بنا کر بھیجا ہے - اور وہ وہی ہے جو تم مین سے ہی ایک انسان ہے -

پس مین پھر آخر مین کہنا چاہتا ہون کہ اُن لوگون سے سانپ کیطرح بھاگو جو اسلام اور اُس کے پاک ارکان پر استہزا کرتے ہین -

ایک وقت آئے گا کہ اس گاؤن کے لوگ اس پاک وجود کی قدر کرین گے اور اُس آواز کی عزت کرین گے جسکی قدر اب نہین کی پس یاد رکھو کہ خدا تعالی کی باتون کو سنکر ہنسی اور استہزا مین نہ ٹالدو خدا تعالے کے ایام کے آنے سے پہلے اپنے لئے پناہ تلاش کرو - خدا تعالے کا احسان ہے کہ اُس نے ایک راہ پیدا کی ہے جیسے نوح علیہ السلام نے طوفان سے پیشتر بتلا دیا تھا کہ آنے والے طوفان سے وہی بچیگا جو کشتی مین سوار ہوگا - اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام نے آئیوالے طوفان سے بچانے کے لئے بیعت کی کشتی خدا تعالے کی آنکھون کے سامنے اور اُس کے حکم سے طیار کی ہے پس مبارک ہو وہ جو اُس کشتی پر سوار ہوا - ہمین ہر وقت دعا مانگنی چاہئے کہ کہین بیٹھے ہوون کو خدا تعالی باہر نہ نکالدے

اللہ تعالے مجھکو اور آپ کو توفیق
دے کہ ہم اسکی پاک باتون پر
کان رکھین اور اُس پر
عمل کرین
آمین

عیسائیونکی کتاب مقدس

نظم

انجیل[1] جو کہ اُتری تھی حضرت مسیح پر
افسوس اُسکا ملتا جہان مین پتا نہین
کہتے ہین بے کتاب ہی تھے حضرت مسیح
اُن پر کوئی صحیفہ اُتارا گیا نہین
ایسا رسول ہو کے نہ ہو صاحب کتاب
عیسائیو سمجھین یہ آتا ذرا نہین
موسی کو جب کتاب الٰہی ہوئی عطا
عیسی پہ اُتری کوئی کتاب جدا نہین
کہتے ہو کس لئے کہ مسیحا ہے ار[2] رسول
اُتری کتاب اُسپہ اگر مطلقا نہین
کچھ شک نہین کہ اصل[3] بھی انجیل تھی ضرور
اُتری جو تھی مسیح پہ اس مین خطا نہین
انجیل تم سے کھوئی گئی حادثات[4] مین ؎
پھر اُس کے بعد تم کو پتہ کچھ لگا نہین

[1] اصل انجیل جو حضرت مسیح پر نازل ہوئی اور جسکا قرآن شریف مین ذکر ہے اسکا دنیا مین کہین پتہ نہین لگتا۔

[2] رسول اور نبی مین فرق یہی ہے کہ رسول نئی شریعت لاتا اور صاحب کتاب ہوتا ہے اور نبی پہلی کتاب کا متبع پس اگر حضرت مسیح پر کوئی کتاب نازل نہین ہوئی اور وہ بے کتاب ہین تو وہ صرف ایک نبی ہونگے - پھر عیسائی انہین رسول کیون کہتے ہین؟ رسول نبی کو کہا جاتا ہے وہ صاحب کتاب ہو

---

[3] چنانچہ عیسائیون کے اقوال سے بھی اس اصل انجیل کا کچھ پتہ لگتا ہے - بشپ مارش و اکھارن وغیرہ کہتے ہین کہ مسیح کے حالات مین ابتداءً ایک تحریر تھی جسکی نقلین قدرتا مؤلفین اناجیل کے پاس تھین - انہین نقول سے ان لوگون نے اناجیل مرتب کین اور کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا۔ چنانچہ فاضل نورٹن اپنی کتاب کی جلد اول کے دیباچہ مین لکھتا ہے کہ اکھارن نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ ابتداء مسیح کے حالات مین ایک چھوٹا سا رسالہ تھا ممکن ہے کہ اسکو اصل انجیل کہا جائے - اور یہ رسالہ تمام ان انجیلون کا ماخذ تھا جو پہلی اور دوسری صدی مین رائج تھین اور انجیل متی اور لوقا اور مرقس کے لئے بھی ماخذ تھین - اس قول کی تفصیل دیکھو چیمبرس انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ مطبوعہ ۱۸۶۳ء لنڈن بیان گاسپل ، خود انجیل سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ مین کوئی انجیل تھی چنانچہ مرقس ۱ باب ۱۴-۱۵ - مین ہے پھر یوحنا کی گرفتاری کے بعد یسوع نے جلیل مین آکر منادی کی اور کہا کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ - پھر مرقس ۱۰ باب ۲۹ مین ہے یسوع نے جواب مین انھین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون ایسا کوئی نہین جس نے گھر یا بھائیون یا بہنون یا باپ یا مان یا جورو یا لڑکون یا کھیتون کو میرے اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہے اسی طرح متی ۲۶ باب ۱۳ مین ہے جہان کہین انجیل کی منادی ہوگی - ہارن صاحب کے انٹروڈکشن کی چوتھی جلد مین لکھا ہے - کدپ سکانیلس - لیگ - بابش وغیرہ علماء متقدمین کی رائے اسطرح منقول ہے کہ شاید متی اور مرقس اور لوقا کے پاس ایک کتاب عبری زبان مین تھی جسمین حضرت مسیح کے حالات لکھے تھے ان مین سے متی نے زیادہ نقل کیا اور مرقس اور لوقا نے کم - اب جبکہ خود انجیل اور عیسائیون کے تواتر سے پتہ لگتا ہے - کہ اصل انجیل کوئی اور ان اناجیل کے سوا تھی تو مسلمان لوگ ان اناجیل مروجہ کو کسطرح باور کرلین - راڈویل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۵ مین لکھتے ہین کہ انجیل کے لفظ سے یہ مجموعہ عہد جدید کا یا اسکا کوئی حصہ نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ وحی سمجھنی چاہئے جو خط کیطرف عیسی پر بھیجی گئی - انتہٰے -

[4] پادری عماد الدین صاحب اپنی کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صہ ۹۰ مین لکھتے ہین کہ بعد زمانہ کے سبب اور مختلف مقامون مین جدی جدی انجیلین جاری ہونے کے سبب اور رات دن مصیبتین عیسائیون پر آنیکے

جو پاؤ تھے زبانی مقولے مسیح کے
وہ تم نے لکھ لئے ہیں شک اسمین نہ ذرا ہنیز

....

بقیہ حاشیہ ص۵ سبب روایات متفق علیہ محققین کو نہ ملین اسلئے اختلاف واقع ہوا۔ پس ان حادثات مین نہ صرف روایات متفق علیہ نہین بلکہ خود اصلی انجیل بھی کھوئی گئی۔ اور اس کے بعد عیسائیون سے اپنی ایمانی کتاب کے ضایع ہونے سے گھبرا کر بیسیون جعلی انجیلین تالیف کین اور حواریون کے نام منسوب کردین اگر اصلی انجیل دنیا مین موجود ہوتی تو کبھی بیسیون انجیلون کے تالیف ہونے کی نوبت نہ پہنچتی اور نہ ان چار اناجیل کا وجود پایا جاتا بلکہ ایک ہی انجیل ہوتی چار کی کیا ضرورت تھی اور چار کا فائدہ کیا تھا کیا ایک حواری پر اعتبار نہ تھا اور ایک پر خدا سے مکمل الہام نہ کیا جو دوسرون کو تین اور انجیلین تالیف کرنے کی ضرورت پڑی فتفکروا یا اولی الالباب عیسائیون پر شدید مصائب کا پڑنا سخت انقلابات کا واقع ہونا کمال قلت کتاب طوالت زمانہ جہالت و تاریکی عیسائیان۔ کثرت جعلسازان اندرونی و بیرونی دشمنون کیطرف سے تحریف کے واقع ہونے کا مفصل حال جس صاحب کو دیکھنا ہو وہ کتاب نوید جاوید گمکا کلیسا ہم مطالعہ کرے۔

۱ چنانچہ ان جملون کے ملاحظہ سے اظہر من الشمس ہے کہ کسی قدر کلام حضرت مسیح کا ہے اور کچھ مصنفین نے اپنی طرف سے مخلوط کر دیا ہے اس بات کا کلی تصدیق نامہ قرنتی ۷ باب ۱۰–۱۲ سے ہوتی ہے جہان پولوس فرماتے ہین کہ یہ انکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے کہ جورو اپنی خصم کو نہ چھوڑے۔ پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون کہ اگر بھائی کی جورو بے ایمان ہو الخ یہ مین کہتا ہون کا لفظ قابل غور ہے اور ایسا ہی کئی جگہ اس مجموعہ عہد جدید مین آیا ہے ؟

....

منسوب کر دئے ہین بنام حواریان
ہو کر دلیر خوف خدا کچھ کیا نہین
قول بشر سے قول خدائی مین خلط ملط
الہام سے کسی نے بھی انکو لکھا نہین

....

۱ سوائے ان ۲۷ کتب عہد جدید کے ۱۳۳ کتب اور ہین جنمین سے کئی انجیلون کے نام سے مشہور ہین ان کی فہرست ہارن صاحب نے اپنے انٹروڈکشن مطبوعہ لندن ۱۸۲۵ء جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ مین لکھی ہے انمین کتنی کتابین کئی وقتون مین الہامی تصور کی گئین اور پھر دوسرے وقت خارج کی گئین۔

تصنیف کی گئی ہین اناجیل بیسیون
کچھ فرق جعلسازی مین تم نے کیا ہنیز
ہوتی رہی ہین کونسلین پھر بعد مین بہت
آیا فلان کتاب ہے اصلی کہ یا نہین
چھانٹی گئین یہ چارون اناجیل آخرش
اور یہ خطوط جو تھے کلام خدا نہین
دیکھا جو مدعا کے موافق وہ ٹھیک ہے
ٹھہرایا اسکو پوچ جو حسب ہوا نہین
تحریف تب سے جاری ہے اسمین بھی راستان
محفوظ اس کتاب کو بھی پھر رکھا نہین
بازار جعلسازی کا گرم اب تلک
ہے کون جعل تم نے جو اس مین کیا نہین
عیسائیو تمھاری وہان ہوگی کیا نجات
جب اصل پر تمھاری کتاب خدا نہین
گھر خالہ جی کا ہے نہ نجات اسے کر سمجھو
کرتوت ایسی اپنے یہ دعوی روا نہین
منہ دھو رکھو نجات سے گھر ہے تمھارا نار
کہتا ہون صاف صاف شک اسمین ذرا نہین

....

۱ جعلی انجیلین اپنے مسلمہ عقاید و مقاصد کے موافق بنا لینا یہ امر عیسائیون مین فلسفہ افلاطون کی بدولت رائج ہوا جسکا یہ اصول تھا کہ مسیح کی تائید جھوٹ سے جائز بلکہ مستحسن ہے چنانچہ آنریبل ولیم میور صاحب اپنی کتاب اردو تواریخ کلیسا مطبوعہ ۱۸۴۸ء کے صفحہ ۱۸۱–۱۸۵ مین لکھتے ہین کہ قدیم فلسفیون کے درمیان یہ رسم ایک عرصہ سے جاری تھی۔ کہ اپنی تصنیف کسی دوسرے ایسے شخص کے نام سے مشہور کر دین جسکو سب مانتے ہون تاکہ لوگ ان کے مضامین کو دل دیکر پڑھین لیکن جب اس نے دین عیسوی مین راہ پائی تو بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا تھا کہ عموماً بدگمانی اور تکرار پیدا ہوا اسکی اسوقت کی صفائی مین داغ لگے اور آیندہ کے لئے بڑی بڑی خرابیون کا سامان پیدا ہوا یعنی ان جعلی انجیلون کی۔ اعمالون کی۔ مکاشفاتون کی جڑ ہوئی جو لوگون نے کسی نہ کسی حواری کے نام سے مشہور کر دی ہین۔ جو کتابین کہ بہت دنون کے بعد لکھی گئی لوگون نے مسیح کے حواریون کی تصنیف بتلا دین اور جن کیوقت مین جعلی کتابین تصنیف کر کے حواریون کے نام سے مشہور کرنے کا دستور زیادہ رائج ہوا وہ چھ سو برس تک رہا اب ایسے اندھیر مین کون انصاف کر سکتا ہے کہ یہ اناجیل مروجہ جعلی اور مصنوعی انجیلون مین سے نہین ؟

۱ سب سے پہلی کونسل جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائیس مین منعقد ہوئی تھی اس مین ایک کتاب جو ڈتھ بھی کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تھی پھر ۳۶۴ء مین ایک کونسل لوڈیسیا نام سے قائم ہوئی جس نے علاوہ کتاب جوڈتھ کے اور سات کتابین شامل کین یعنی کتاب آستر نامہ یعقوب نامہ ۲ پطرس نامہ ۲–۳ یوحنا نامہ یہودا عبرانیون کا خط اور اس حکم کو جابجا مشہر کرا دیا پھر ۳۹۷ء مین ایک اور کونسل قائم ہوئی جسکو کارتھیج کہتے ہین جسمین علاوہ اسطن کے جو بڑا عالم تھا ۱۲۶ اور بڑے بڑے عالم تھے اس کونسل نے یہ سات کتابین اور شامل کین کتاب وزڈم کتاب ٹوبیا مین۔ کتاب باروق کتاب ایکلیز یاسٹیکس کتاب مقابیس اول و دوم مکاشفات یوحنا اس کے بعد تین کونسلیں اور ہوئین جسکو کونسل ٹریو کونسل فلارنس کونسل ٹرنٹ کہتے ہین ان کونسلون نے کونسل کارتھیج کے حکم کو بحال رکھا پر یہ کتابین بارہ سو سال تک واجب التسلیم رہین۔ یہانتک کہ فرقہ پروٹسٹنٹ نے جو ۱۵۳۰ء مین قائم ہوا کتاب باروق کتاب ٹوبیاس کتاب جوڈتھ کتاب وزڈم کتاب ایکلیز یاسٹیکس مقابیس اول۔ دوم کو رد کر دیا اور لغو سمجھا اور کتاب آستر کے بھی چند بابون کو الحاقی بتایا اور اس کے ۱۶ باب مین سے اب ۹ باب اور دسوین کی بعض آیات کو مانتے ہین اور باقی سب کو جعلی بتاتے ہین ۱۲–۶۔ اسکا مفصل حال ہماری کتاب عیسائیون کی دینداری کا نمونہ مین دیکھو کونسل نائیس جو عجیب و غریب طریقہ کتب الہامی وغیرہ الہامی کی شناخت کا ایجاد کیا تھا وہ بھی سننے کے لائق ہے۔ فاضل پتس اپنی کتاب سانٹو ڈکس مین لکھتا ہے کہ جب بہت سی انجیلین اکٹھی ہو گئین تو اس کونسل نے ان کی الہامی اور غیر الہامی ہونیکی یہ تصفیہ کیا۔ کہ گرجا مین میز کے نیچے کل کتابین گڈمڈ کر کے رکھدی جاوین اور تمام لوگ شب اسطرح دعا کرین کہ اے خداوند ما جو کتابین الہامی ہین وہ میز پر چڑھ جائین اور غیر الہامی ہین نیچے پڑی رہین اور ایسی کیا واقع ہوا۔ ہسٹیلس انگلینڈ صفحہ ۱۵۵ جلد ۲ مطبوعہ نیویارک ۱۸۷۲ء مولفہ ایچ۔ بی۔ بلاڈشکی۔

۳ ہارن صاحب مفسر اپنی تفسیر کی جلد ۳ مین لکھتے ہین کہ بڑا سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیان یا تبدیلیان ہین جو کسی فرقہ کی مطلب براری کیلئے دانستہ کی گئین ہین خواہ وہ فرقہ درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتی ہو۔ یہ بات محقق ہے کہ ان لوگون نے بھی جو دیندار کہلاتے ہین قصداً بعض خرابیان یا تبدیلیان اس دور اندیشی سے کین کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اسکو تائید ہو یا جو اعتراض اس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ ہو سکے انہی ان خرابیون اور تبدیلیون سے ایک یہ ہے کہ کسی تثلیث گر نے نامہ اول یوحنا باب ۵–۷ مین یہ الفاظ بڑھا دئے ہین تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتی ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینون ایک ہین بخ دیکھو کیسی دینداری ہے کسقدر چالاکی کی ہے کہ صریح تثلیث کا عقیدہ انجیل مین داخل کر دیا ؟ مفصل دیکھو عیسائیون کی دینداری کا نمونہ

کچھ نصیحت کی باتین

حقوق اللہ کے متعلق ۱- تم خدا کو اپنے جسمون اور روحونکا رب سمجھو جسنے تمھارے اجسام اور ارواح کو پیدا کیا وہی تم سب کا خالق ہے اُس بن کوئی چیز موجود نہین ہوئی اور نہ زندہ و قائم رہ سکتی ہے کیونکہ حی و قیوم وہی ہے

۲- زمین - آسمان - چاند سورج اور جسقدر نعمتین زمین و آسمان مین نظر آتی ہین یہ کسی عمل کنندہ کے عمل کی پاداش نہین ہے بلکہ محض خدا تعالے کا فضل ہے کوئی دعوی نہین کرسکتا کہ میری فلان نیکی کے عوض خدا نے سورج بنایا یا زمین کا فرش بچھایا یا پانی کو پیدا کیا۔

۳- تو سورج اور دیگر اجرام علوی کی پرستش نہ کر کسی آدم زاد اور کسی جسمانی چیز کو خدا مت سمجھ کیونکہ یہ سب چیزین تو تیرے ہی لئے پیدا کی ہین اور بطور خادم کے کام کرتی ہین - پھر مخدوم کا رتبہ اُنھین حاصل نہین! چہ جائیکہ معبود ہون -

۴- خدا تعالے کے سوا کسی چیز کی حقیقی طور پر تعریف نہ کر کیونکہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کا مصداق اور مرجع وہی ذات پاک ہے بجز اُس کے کسیکو اُس کا وسیلہ مت سمجھ کہ وہ تجھسے تیری رگ جان سے بھی زیادہ عزیز ہے

۵- تو اسکو ایک سمجھ کہ جسکا کوئی ثانی نہین تو اسکو قادر سمجھ جو کسی فعل قابل تعریف سے عاجز نہین ہے تو اسکو رحیم سمجھ کہ جس کے رحم اور فیض پر کسی عامل کے عمل کو سبقت نہین -

عام ہدایتین گناہ کی ممانعت مین

۱- تو سچ بول اور سچی گواہی دے اگرچہ اپنے حقیقی بھائی پر ہو یا باپ پر ہو یا ما پر ہو یا کسی اور عزیز پر ہو اور سچائی کی راہون سے الگ مت ہو-

۲- تو خون مت کر کیونکہ جس نے ایک بیگناہ کو مار ڈالا - وہ ایسا ہے کہ جیسے اُس نے سارے جہان کو مار ڈالا-

۳- تو اولاد کشی اور دختر کشی مت کر تو کسی ظالم یا قاتل کا مددگار نہ ہو-

۴- تو زنا مت کر-

۵- تو کوئی ایسا فعل نہ کر جو دوسرے کے ناحق آزار کا موجب ہو-

۶- تو قمار بازی مت کر- تو شراب مت پی- سود مت لے- اور جو اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے وہ دوسرے کے لئے کر-

۷- تو نامحرم پر ہرگز آنکھ مت ڈال نہ شہوت سے نہ خالی نظر سے کہ یہ تیرے لئے ٹھوکر کھانے کی جگہ ہے -

۸- تم اپنی عورتون کو میلون اور محفلون مین مت بھیجو اور اُن کو ایسے کامون سے بچاؤ کہ جہان وہ ننگی نظر آوین - تم اپنی عورتون کو زیور چھنکاتے ہوے خوش نظر پسند لباس مین کوچون اور بازارون مین اور میلون کی سیر سے منع کرو اور اُن کو نامحرمون کی نظربازی سے بچاتے رہو-

۹- تم اپنی عورتون کو تعلیم دو اور دین اور عقل اور خدا ترسی مین اُن کو پختہ کرو اور اپنے لڑکون کو علم پڑھاؤ-

۱۰- تو جب حاکم ہو کر کوئی مقدمہ کرے تو عدالت سے کر اور رشوت مت لے اور جب تو گواہ ہو کر پیش ہو- تو سچی سچی گواہی دیدے اور جب تیرے نام حاکم کیطرف سے بغرض ادائے کسی گواہی کے حکم طلبی کا صادر ہو تو خبردار حاضر ہونے سے انکار مت کر اور عدول حکمی مت کر-

۱۱- تو خیانت مت کر- تو کم وزنی مت کر اور پورا تول تو جنس ناقص کو عمدہ کی جگہ مت بیچ تو جعلی دستاویز مت بنا اور اپنی تحریر مین جعلسازی مت کر تو کسی پر تہمت مت لگا اور کسیکو ایسا الزام نہ دے کہ جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہین -

۱۲- تو چغلی نہ کر- تو گلہ نہ کر تو تمامی مت کر اور جو تیرے دل مین نہین وہ زبان پر مت لا-

۱۳- تجھپر تیرے ما باپ کا حق ہے جنھون نے تجھے پرورش کیا - بھائی کا حق ہے محسن کا حق ہے - سچے دوست کا حق ہے - ہمسایہ کا حق ہے - ہموطنون کا حق ہے - تمام دنیا کا حق ہے - سب کو رتبہ برتبہ ہمدردی کر-

۱۴- شرکا سے بدمعاملگی مت کر یتیمون اور ناقابلون کے مال کو خورد برد مت کر-

۱۵- اسقاط حمل مت کر- زنا کی تمام قسمون سے پرہیز کر- کسی عورت کی عزت مین خلل ڈالنے کی نیت سے اُسپر بہتان مت لگا-

۱۶- رد بخدا ہو- رو بدنیا مت ہو- کہ دنیا ایک گذرنے والی چیز ہے اور وہ جہان ابدی جہان ہے بغیر ثبوت کامل کے کسی پر ناحق تہمت مت لگا کہ دلون اور کانون اور آنکھون سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا-

۱۷- کسی کے مال مین لاپرواہی سے نقصان مت پہنچا اور نیک کامون مین لوگون کو مدد دے

۱۸- اپنے ہم سفر کی خدمت کر اور اپنے مہمان کو تواضع سے پیش آ- سوال کرنیوالون کو خالی ہاتھ مت پھیر اور ہر ایک جاندار بھوکے پیاسے پر رحم کر-

حضرت مولنا مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن مجید مین سے چند باتین -

(ہمارے اپنے الفاظ مین)

. . . .

قرآن کریم نے کیا لطیف اور محکم بات فرمائی ہے اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ کہ تمھارا مال اور تمھاری اولاد بھی تمکو کندن بنا دیتا ہے نہ خدا تعالے کا فضل خواہ کوئی بھی کیون نہ ہو کبھی عبث اور بیہودہ نہین ہوتا - بلکہ اُس مین انسان کی بہتری اور بہبودی مضمر [illegible] لتعالے کے فضل ہین - اُنکی خبرگیری - احتیاط حسن سلوک تربیت وغیرہ وغیرہ سے انسان کی اخلاقی قوتون کا نشو و نما ہوتا ہے اپنے پاک نمونہ سے انسان ایک مدامی نیکی کا بیج بوتا ہے مگر جس شخصکو ایسا موقع حاصل نہین ہے وہ اُن اخلاق فاضلہ کو جو اولاد کی تربیت اور تعلیم اور احتیاط و سلوک کی تہ مین ہین کیونکر حاصل کرسکتا ہے - ہماری شریعت - اعتقادات صحیحہ اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کا مجموعہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسلام رہبانیت اور تجرید کو پسند نہیں کرتا بلکہ جائز نہیں رکھتا - اللہ تعالے کی دی ہوئی طاقتون کا برمحل اتفاق نہ کرنے سے انسان کے ایمان مین نقص اور کمی راہ پاتی ہے - یہانتک کہ اندیشہ ہو جاتا ہی کہ ان الذین کفروا کے زمرہ مین داخل نہ ہو جاوے -

اسلام نے جو کچھ بیان کیا ہی اُس دعوے کو دلائل سے موکد کیا ہے اور یہ فخر جملہ مذاہب مین سے اسلام ہان صرف اسلام کو ہی حاصل ہی کہ وہ اپنے متبع کو دعاوی کی تصدیق اور تائید کے لیئے خارجی دلائل کی تفتیش اور تلاش کا محتاج نہین بناتا ہے -

مگر یہ بات بھی یاد رکھو کہ کوئی چیز خواہ کیسی ہی مفید اور بہتر کیون نہ ہو لیکن وہ مفید نہین ہو سکتی جب تک کہ اسکا استعمال عمدہ نہ ہو ادویات کے خواص مد صحت مسلم ہین لیکن تا وقتیکہ ہم عمدہ طور پر قواعد طب کی رعایت سے اُن کو استعمال نہ کرین کچھ بھی فائدہ نہین اُٹھا سکتے -

مکر کے کیا معنی ہین

مکر کے معنے کرنے مین مخالفان دین اسلام خصوصا عیسائیون نے محض عداوت اور حسد کی راہ سے اور دیانندی آریون نے اُن کی تقلید سے بہت غلطی کہائی ہے یا فریب دینا چاہا ہے - مکر - کید - حیلہ - وغیرہ ملٹری ٹرمس - (فوجی اصطلاحین) ہین اور ان کے معنے قریب قریب ایک ہی ہین - چنانچہ اس آیت مین اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یخرجوك او یقتلوك و یمکرون و یمکر اللہ واللہ خیر الماکرین - مین مکر سے مراد تدابیر جنگ ہی ہین یعنی جب کہ ایران کافر تری نسبت خفیہ تدابیر کر رہے تھے کہ تجھ کو قید کر لین یا جلا وطن کرین یا مار ہی ڈالین - اور باریک در باریک تدبیرون مین لگے ہوئے تھے اور اللہ تعالے بھی تدبیر کر رہا تھا (آخر ثابت ہو گیا) کہ اللہ کی تدابیر ہی خیر و برکت کی بھری ہوئی ہتھین - اس مقام پر صاف ظاہر ہے کہ اہل عرب کے منصوبہ بازیون اور خفیہ تدابیر کو مکر کے لفظ سے بیان کیا ہے -

عرب نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے تین تدابیر کین یعنی اخراج - قید قتل - مگر پہلی دو تدبیرون کو کمزور سمجھکر آخر انھون نے تدبیر قتل پر اتفاق کیا - مگر اللہ کی تدابیر کیسی غالب اور خیر و برکت کا موجب ہوئین کہ ان نا عاقبت اندیشون کی ہی تدابیر مین سے بظاہر ایک تدبیر ایسی نکل آتی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام پوری حفاظت کے ساتھ مکہ سے نکل جاتے ہین اور پھر وہی ہجرت آپ کی بے نظیر کامیابیون اور برکتون کا بنیاد ہی بہتر رکھدیتی ہے ہجرت کے بعد آپ کی کامیابیان اللہ تعالے کے خیر الماکرین ہونے کی کیسی مثبت ہین -

نا عاقبت اندیش انسان جلد بازی اور عداوت کر الفاظ کے معنے کرنے مین موقع محل متکلم اور مخاطب کے حالات کا لحاظ نہین کرتا - اور سچ تو یہ ہی کہ راستبازون سے بیجا عداوت اُسکو پاس کرنے نہین دیتی - اسلئے اللہ تعالے سے ہر وقت دعا مانگنی چاہیئے - کہ راستبازون کی مخالفت اور انکار سے بچاوے بلکہ کونوا مع الصادقین کے زمرہ مین داخل کرے -

افسوس ہے

کہ جولائی ۱۸۹۹ء مین اخبار کی اشاعت مین غیر معمولی بے ترتیبی واقع ہوئی - چونکہ ناظرین کو اسباب رکاوٹ سے اطلاع نہین ہوتی اس لئے نہایت اضطراب اور بیقراری سے بھرے ہوئے شکایتی خطوط کا لگاتار سلسلہ شروع ہو جاتا ہی ہم اُنکی اطلاع کی خاطر اسقدر عرض کرنا چاہتے ہین کہ ۱۰ر جولائی کا الحکم ابھی چھپنا شروع نہ ہوا تھا کہ یکایک پتھر ٹوٹ گیا جسکی وجہ سے ۱۰ر کا پرچہ کوئی ۲۱ یا ۲۲ کو جا کر اشاعت پذیر ہوا - اور پھر بارش کیوجہ سے خدا کی قدرت سے دو مکان جن مین پریس تھا گر گیا - مجبوراً وہان سے پریس اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا گیا - اور اس نقل مکانی مین اور پریس کی ضروری مرمت نے ۱۷ر جولائی کے پرچہ مین پھر دیر کی - بہر حال ہم نے یہ پسند نہین کیا کہ ان نمبرات کو چھوڑ کر دوسرے نمبر شائع کرین اس لئے یہ انتظام کیا ہے کہ اگست کے پہلے پرچہ کے ساتھ ۲۴ر جولائی کا الحکم اور دوسرے کے ہمراہ ۳۱ - جولائی کا الحکم ناظرین کو ڈبل نمبر کیصورت مین پہنچا دین - ان قدرتی اور اتفاقی حادثات کیوجہ سے ہمارے ناظرین ہمین معذور سمجھین گے -

اثبات خلافت شیخین

حضرت مولنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کے مندرجہ عنوان لاجواب لیکچر نے جسقدر فائدہ اہل اسلام کو پہنچایا ہے اور جسقدر قبولیت اُس نے حاصل کی ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آج ایک کاپی بھی اُس کی نہین ملتی - ہم نے بہت سے دوستون کے بیحد اصرار سے اُس کو دوبارہ چھاپنے کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے محسن و مخدوم مولنا صاحب نے اُس لیکچر کو مزید حواشی اور فٹ نوٹس کے ساتھ اور بھی مزین کر کے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور مولنا صاحب نے محض دینی عزت اور حمایت اسلام کی غرض سے اس کام کو نہایت خوشی کے ساتھ کرنیکا مستعد ارادہ فرمایا ہے - اور اس خیال سے کہ الحکم کو امداد پہنچے مکرر چھاپنے کی اجازت دی ہے - جس خوبی اور پایہ کا یہ لیکچر ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آجتک کسی شیعہ کا قلم اُس کے جواب مین نہین اُٹھہ سکا -

قرآن کریم کی عظمت کو دنیا مین قائم کرنے کے لئے ایسے لیکچرون اور رسالون کی ضرورت ہے - بالکل قرآن کریم سے ہی جس مضمون کو لیا ہے ادا کیا ہے - ہمکو کسی تعریف کرنے کی ضرورت نہین ہم اُمید کرتے ہین کہ ہمارے احباب الحکم کی امداد کی غرض سے اس کی متعدد کاپیان خرید کر تقسیم کرین گے اور مفت تقسیم کرنے والون کو ہم یہ لیکچر عمدہ مفیدی نفع کے ساتھ دین گے اور درخواستین جلد آنی چاہئین -

منیجر اخبار الحکم قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو اک نظر خدا کے لئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم - حضور ممدوح (ایدہ اللہ) کے مقاصد سے واقف - سچی ضرورتون کی مہیا کو نگاہ مین رکھنے والی قوم - پھر مین ناحق کا درد سر اُٹھا کر قصہ کو لمبا کیون زمانہ کے معروف چکنے چپڑے فقرے لکھون کیا حاصل صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہون کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہی - ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم

انوار احمدیہ پریس میں شیخ یعقوب علی (تراب) مالک نے چھاپ کر شایع کیا -